رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ۲ دو پیسے

جلد ۲۲	مورخہ ۷ محرم ۱۳۵۴ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۱ اپریل ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۳۶

دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف ہائیکورٹ کا وہ مفصل فیصلہ جس میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کے حکم کو نہایت مبہم ناواجب العمل اور ناجائز قرار دیا گیا ہے

(صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمائیں)

مجلس شوریٰ میں ہر احمدی جماعت کے نمائندوں کی شمولیت ضروری ہے

آج کل ہر طرف جماعت احمدیہ کے خلاف دشمنی۔ اور عداوت کا جو طوفان پھیلا ہوا ہے اسے ہر ایک احمدی خوب اچھی طرح محسوس کر رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ باطل اپنی تمام قوتوں۔ اور تمام ساز و سامان کے ساتھ حق کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا ہے اور چاہتا ہے۔ کہ اس نور کو ظلمت سے بدل دے۔ جو خدا تعالےٰ نے گمراہی اور ضلالت کو دور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل کیا۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔ جب بھی خدا تعالےٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے اپنا کوئی مرسل اور مامور دنیا میں بھیجا۔ ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے جتنی بڑی شان کا کوئی روحانی مصلح مبعوث ہوا۔ اتنی ہی زیادہ اسکی مخالفت ظلمت کے فرزندوں اور تاراستی کے دلدادوں نے کی۔ اور پھر جتنی زیادہ مخالفت کسی برگزیدہ خدا کی ہوئی۔ اسی قدر زیادہ وضاحت کے ساتھ خدا تعالےٰ نے اپنی قدرت کا جلوہ دکھایا۔ اور اسی قدر زیادہ شان کے ساتھ خدا تعالےٰ نے لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ کا وعدہ پورا کیا

پس اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کی مخالفت جس قدر زیادہ زور و شور کے ساتھ کی جا رہی ہے۔ خدا تعالےٰ اپنی سنت کے مطابق اسی قدر نمایاں۔ اور کھلی کامیابی جماعت احمدیہ کو عطا کرے گا۔ اور وہ وقت آئے گا۔ اور ضرور آئے گا۔ جبکہ وہ لوگ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مٹانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ یا تو خود مٹ جائیں گے۔ یا ان میں سے وہ جن میں سعادت اور رشد کا ذرہ بھی باقی ہوگا۔ حق قبول کر کے احمدیت کے جھنڈے کے نیچے آ جائیں گے۔ اور اپنے نا مطبوع افعال کا کفارہ خدا تعالےٰ کی راہ میں مخلصانہ قربانیاں پیش کر کے دیں گے۔

لیکن مبارک ہیں وہ لوگ جو آج طوفانِ مخالفت کے مقابلہ میں مضبوط چٹان کی طرح کھڑے ہیں۔ جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ہر قسم کے مصائب اور شدائد بخوشی برداشت کر رہے ہیں۔ جو بھولے بھٹکے لوگوں کو راہ ہدیٰ دکھانے کی وجہ سے ان کے ہر قسم کے مظالم کا تختہ مشق بنے ہوئے ہیں۔ اور جو دوسروں کو روحانی اور جسمانی آرام و راحت پہنچانے کے لئے اپنا آرام و آسائش قربان کر رہے ہیں ؟

اس وقت جماعت احمدیہ کی یہی حالت ہے احمدی نہایت ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ جن لوگوں کو صراطِ مستقیم دکھانے کے لئے آگے بڑھتے ہیں۔ وہ نہایت گندی گالیوں۔ اور بدزبانیوں کی بوچھاڑ ان پر کرتے ہیں۔ احمدی جن لوگوں کی طرف بڑی محبت اور پیار سے جاتے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ نہایت سختی اور درشتی کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ احمدی جن کی بہتری اور بھلائی کے لئے جانی اور مالی قربانیاں کر رہے ہیں۔ وہی انہیں کانٹوں میں گھسیٹ رہے ہیں۔ لیکن کیا اس سلوک اور اس رویہ کی وجہ سے احمدی ان سے منہ موڑ سکتے ہیں۔ ان کی خیر خواہی کے جذبات کو اپنے دلوں سے نکال سکتے ہیں۔ اور انہیں اپنے خالق و مالک سے دور پڑے ہوئے دیکھ کر چین پا سکتے ہیں۔ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ انہیں اپنی ہمدردی اور خیر خواہی کے بہت زیادہ مستحق سمجھتے۔ اور انہیں خدا تعالےٰ کے آستانہ پر لانے کے لئے اور زیادہ جد و جہد کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں ؟

پس جماعت احمدیہ جس مقصد کو لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ مخلوق کا اپنے خالق سے سچا تعلق پیدا کرے۔ اور بندوں کو ان کے رب کے حقیقی عبد بنائے۔ مخالفتوں کے طوفان اور ظلم و ستم کی آندھیاں اسے اس کی آنکھوں سے اوجھل نہیں کر سکتیں۔ بلکہ اور زیادہ نمایاں کر رہی ہیں۔ اور بتا رہی ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کو پہلے سے بھی زیادہ جوش اور پہلے سے بھی زیادہ قوت پہلے سے بھی زیادہ سرگرمی کے ساتھ اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرنے کی ضرورت ہے ؟

یہ بات چونکہ پوری وضاحت کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ مجلس شوریٰ میں جس کے اجلاس ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ اپریل کو منعقد ہونگے۔ جماعت کے سامنے رکھیں گے اور بتائیں گے کہ جماعت کو اپنے اس فرض کی ادائیگی کے لئے کیا طریق عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر مقام کی احمدی جماعت اپنے قابل۔ اور معاملہ فہم نمائندے مجلس شوریٰ میں شمولیت کے لئے بھیجے۔ اور اس بارے میں قطعاً کسی قسم کا تساہل روا نہ رکھا جائے ؟

تمام احمدی جماعتیں جانتی ہیں۔ کہ ہر سال مجلس شوریٰ میں نہایت اہم امور پر غور و خوض کرنے اور نمائندگان جماعت سے ان کے متعلق مشورہ لینے کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جماعت کے لئے نہایت اہم ہدایات نافذ فرمایا کرتے ہیں۔ ان ہدایات کو بذات خود سننے۔ اور ان کے متعلق تفصیلی گفتگو سے آگاہی حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے۔ کہ ہر جماعت کے نمائندے موجود ہوں۔ تاکہ وہ اپنی اپنی جماعت میں ان ہدایات کے متعلق روح عمل پیدا کر سکیں۔ پس ہندوستان کے طول و عرض میں کوئی جماعت ایسی نہ ہونی چاہیئے۔ جو اپنے نمائندے مجلس شوریٰ میں نہ بھیجے ؟

اس وقت ہندوستان کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک جماعت احمدیہ کی جو مخالفت پھیلی ہوئی ہے اور جو نہایت زوروں پر ہے۔ اس نے جماعت احمدیہ کی کامیابی کو بہت قریب کر دیا ہے اور وہ وقت آ گیا ہے۔ جبکہ ان لوگوں پر بھی حق کھل جائے جو غفلت اور لاپرواہی میں پڑے ہوئے تھے۔ اور ہمارے سو طرح جگانے پر بھی نہ جاگتے تھے۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا ایک ایک فرد پوری طرح تیار ہو کر سراپا عمل میں آ جائے۔ اور مجلس شوریٰ میں حضرت امیر المومنین ؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ کی اقتصادی مصائب کا علاج صرف اسلام میں ہے

مبلغ اسلام صوفی مطیع الرحمٰن بنگالی ایم۔اے ایک امریکن اخبار کے دفتر میں

امریکہ کا ایک مشہور اخبار Journal اپنی ۱۸ جنوری ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:۔

صوفی مطیع الرحمٰن بنگالی مسلم مشنری امریکہ گزشتہ جمعرات کو جرنل کے ایڈیٹوریل آفس میں تشریف لائے۔ آپ نے اسلام کی خوبیاں وضاحت سے بیان کیں۔ اور بتایا کہ صرف اسی مذہب میں دُنیا کے مصائب کا علاج ہے۔ آپ کا سبز عمامہ سیاہ ریش، سیاہ آنکھیں اور سفید چمکتے ہوئے دانت آپ کی مشرقیت کو ظاہر کر رہے تھے آپ پنجاب اور کلکتہ یونیورسٹیوں کے گریجوایٹ ہیں۔ اور انگریزی زبان بڑی فصاحت سے بول سکتے ہیں۔

آپ نے مذہب اور اقتصادیات کے بارے میں دو باتیں خاص طور پر کہیں۔ اول یہ کہ امریکن اور دوسری مغربی اقوام موجودہ کساد بازاری سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ تو انہیں اپنے اقتصادی نظام کو تبدیل کر دینا چاہیئے۔ اور دوسری یہ کہ اہل امریکہ کو سچے مذہب کی شناخت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اگر اس ملک میں مصیبتیں آ ئی ہیں۔ تو اس کی وجہ یہ ہرگز نہیں ہے۔ کہ یہاں روپیہ کپڑے اور خوراک نہیں یہ چیزیں اس ملک میں ضرورت سے زیادہ ہیں جو چیز باعثِ مصیبت ہے۔ وہ روپیہ کو جمع کرنا اور صحیح طور پر تقسیم نہ کرنا ہے۔

آپ نے فرمایا۔ میرے ان الفاظ سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں کمیونسٹ یا سوشلسٹ ہوں اسلام میں (جسے غلط طور پر محمڈن ازم کہا جاتا ہے) حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے تین اصول بتائے ہیں۔ اگر آپ کی قوم ان پر عمل کرے۔ تو اقتصادی مشکلات کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ اصول یہ ہیں۔

اول وراثت کا مسئلہ۔ اسلام میں کوئی شخص اپنی جائیداد کی وصیت اصل حق داروں کو محروم کر کے جن اشخاص کے حق میں چاہے نہیں کر سکتا اس کی بیوہ اس کے والدین اس کے بھائی اور اس کے تمام رشتہ داروں کو اس کی وراثت سے حصہ پہونچے گا۔ اور اس طرح تین پشتوں میں یہ جائیداد بہت زیادہ لوگوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔

دوسرا مسئلہ زکوٰۃ کا ہے۔ ہر ایک شخص کے لئے اسلام نے ضروری قرار دیا ہے۔ کہ وہ اپنی ضروریات سے زائد مال میں سے سالانہ ۲½ فیصدی غریبوں اور حاجتمندوں کی مدد کے لئے دے اس کا نام زکوٰۃ ہے۔ جس سے غرباء کو امداد دیجاتی ہے۔

تیسرے سود کا لین دین اسلام نے ناجائز قرار دیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بظاہر یہ اصل مشکلات پیدا کرنے والا معلوم ہوتا ہوگا لیکن دراصل ایسا نہیں۔ انسان پہلے تو ضروریات کے لئے سودی قرض لے لیتا ہے۔ مگر سود بڑھ کر جب رقم اتنی زیادہ ہو جاتی ہے۔ کہ اس کی ادائیگی ناممکن ہوتی ہے۔ تو اس وقت فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ بائیبل میں بھی بکثرت سُود کی مذمت کی گئی ہے۔ پھر اسلام کی نمایاں خوبیوں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ اس نے مُسکرات اشیاء کے استعمال سے منع کیا ہے۔

آپ نے مختصر طور پر اسلام اور عیسائیت کا موازنہ کرتے ہوئے کہا۔ اسلام خدا کی وحدانیت کا قائل ہے۔ مگر عیسائیت تین خداؤں کو مانتی ہے۔ اسلام حضرت مسیح علیہ السلام کو ایک انسان اور خدا کا پیغمبر مانتا ہے۔ اور خدا کا بیٹا اسی رنگ میں سمجھتا ہے۔ جس رنگ میں باقی تمام انبیاء اور برگزیدہ انسان خدا کے بیٹے ہیں اسلام حضرت مسیح کو حضرت ابراہیم حضرت کرشن حضرت بدھ اور حضرت کنفیوشس جیسے نبیوں میں ہی شمار کرتا ہے۔ اسلام کے رُو سے موت کے بعد انسان کو نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ بہشت ہمیشہ سے قائم ہے۔ اور ہمیشہ قائم

نام نہاد مسلمانوں کے شرمناک مظالم کی ایک تازہ مثال

گکھڑ میں ایک احمدی کی لاش کی بے حرمتی!

۵ اپریل یہاں ایک دیرینہ احمدی مسمی اللہ دیا حجام بعمر ۵۵ سال فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بیمار نہیں ہوئے تھے جمعرات کا روزہ رکھا۔ مگر جمعہ کے دن صبح کو فوت ہو گئے ان کے رشتہ داروں اور ہم قوم لوگوں نے جو غیر احمدی ہیں۔ عام قبرستان میں انہیں دفن کرنا چاہا۔ مگر گاؤں کے لوگوں نے زبردستی روک دیا۔ اور قبر کی جگہ کے لئے ۲۵ روپے طلب کئے ظہر کے وقت تک لاش چودہری امانت علی صاحب چٹھہ کے کنوئیں پر رکھی رہی۔ چودہری صاحب خود گوجرانوالہ گئے ہوئے تھے۔ ان کے چھوٹے بھائی سلطان علی صاحب احمدی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور پھر چیمہ قبرستان کے پاس اپنی زمین میں دفن کیا۔ چودہری صاحب نے اپنے ایک غریب احمدی بھائی کے لئے جو اخلاص اور محبت کا ثبوت دیا وہ قابل تعریف ہے۔

یہ تازہ ظلم ہے۔ جو گکھڑ کے نام نہاد مسلمانوں نے ایک غریب احمدی کی وفات پر اس کی لاش سے کیا۔ مرحوم کو زندگی میں تو انہوں نے تکلیفیں دینے میں کمی نہ کی۔ ہر طرح کے دکھ دیئے گئے۔ جن کو مرحوم نے مردانہ وار برداشت کیا لیکن اس کی لاش کو بھی نشانہ ستم بنانے سے باز نہ آئے۔ افسوس صد افسوس۔ (نامہ نگار)

نمائندگان مجلس مشاورت

اپنے وعدہ کے ایفا سے مطلع کریں

نمائندگان مجلس مشاورت نے گزشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر سال میں کم از کم تین نئے اصحاب سلسلہ میں داخل کرنے کا عہد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے کیا تھا مجلس مشاورت سے پہلے پہلے بذریعہ ڈاک اطلاع دیں۔ کہ انہوں نے کہاں تک اپنے اس عہد کو پورا کیا ہے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۸ اپریل ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:۔

۱	محمد بخش صاحب ضلع سرگودھا۔	۳	محمد شریف صاحب ضلع لاہور
۲	اہلیہ ملک عبد الخالق صاحب ضلع جہلم	۴	رشید احمد صاحب۔ دہلی

ملک محمد حسین صاحب بیرسٹر کا افسوسناک انتقال

یہ خبر نہایت ہی رنج و افسوس کے ساتھ سُنی جائیگی۔ کہ ملک محمد حسین صاحب بیرسٹر کا نیروبی (افریقہ) میں انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انکے والد ملک غلام حسین صاحب کو جو اطلاع پہونچی۔ اس میں پتھری کی تکلیف کا ذکر تھا۔ جس کے لئے اپریشن کرانا پڑا تھا۔ اس کے بعد بذریعہ تار اطلاع پہونچی ہے۔ کہ ۷ اپریل ان کا انتقال ہو گیا۔ ہمیں اس حادثہ میں ان کے سارے خاندان خاص کر بوڑھے والدین کے ساتھ دلی ہمدردی ہے احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

ایک ڈاکٹر کے توبہ نامہ کی حقیقت

اخبار "احسان" ۵ اپریل نے ایک ڈاکٹر منظر حسین قریشی سب اسسٹنٹ سرجن ڈھلیانہ ضلع منٹگمری کا "مرزائیت سے توبہ نامہ" شائع کیا ہے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ ۲۴-۱۹۲۳ء میں جبکہ ہم دونوں آگرہ میڈیکل سکول میں تعلیم پاتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے فتنہ ارتداد کے موقعہ پر ہماری جماعت کی تبلیغی مساعی اور قربانیوں سے متاثر ہو کر احمدیت سے دلچسپی کا اظہار کیا۔ بعدہٗ ۲۶-۱۹۲۵ء میں دورانِ ملازمت میں مجھے معلوم ہوا کہ غیر مبایعین سے میل جول ہے۔ اس عرصہ میں ڈاکٹر صاحب زیر تبلیغ ضرور رہے لیکن آج تک نہ وہ کبھی احمدیت میں داخل ہوئے۔ اور نہ ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف ہائیکورٹ لاہور کا مفصل فیصلہ

پنجاب ہائیکورٹ کے فاضل جج جسٹس ایم۔ ایل کری نے قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف قانونی نقطۂ نگاہ سے جو فیصلہ دیا۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کا آرڈر

۳۰۔ جنوری کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے زیر دفعہ ۱۴۴ کریمنل پینل کوڈ ایک حکم صادر کیا جس کی رُو سے پبلک اجلاس یا پانچ سے زائد اشخاص کا پبلک مجمع سمال ٹاؤن قادیان۔ اور قادیان ریونیو اسٹیٹ اور اس سے ملحقہ ریونیو اسٹیٹوں میں ممنوع قرار دیا گیا سوائے ان اجلاس کے۔ جو مذہبی ہوں۔ اور معین عبادت گاہوں میں کئے جائیں۔

اس حکم کے خلاف اپیل فاضل سشن جج نے نامنظور کر دی۔ اور اس کے فیصلہ کے خلاف اب یہ اپیل اس عدالت میں پیش ہوئی ہے:۔

سرکاری وکیل کا ڈیفنس

فاضل سرکاری وکیل کا خیال تھا۔ کہ اس عدالت کو اب اس حکم میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جس عرصہ کے لئے یہ حکم نافذ کیا گیا تھا۔ وہ تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ اپنے اس دعوے کی تائید میں اس نے ۲۵۔ کریمنل ایل جے ۲۰۸ اور آئی۔ ایل۔ آر ۳۸ - ۱۹۱ء پیش کیں۔

مسٹر ظفر اللہ خان کا خیال تھا۔ کہ یہ امر تقریباً ناممکن تھا۔ کہ اس سوال کو سشن جج کی عدالت کے فیصلہ کے بعد ہائیکورٹ میں اتنا عرصہ گزر جانے سے پہلے لایا جا سکتا۔ اس لئے اس نے یہ فیصلہ حاصل کرنے پر زور دیا۔

میری رائے میں ایسے کیس میں آرڈر کی موزونیت پر غور کیا جانا ضروری ہے۔ جس بنا پر اس حکم پر اعتراض کیا گیا ہے۔ وہ صرف یہ ہے۔ کہ نہایت مبہم ہونے کی وجہ سے یہ حکم سب سیکشن (۳) دفعہ ۱۴۴ کے منشاء کے خلاف ہے:۔

دیگر ہائیکورٹوں کی نظیریں

مسٹر ظفر اللہ خان کا دعویٰ ہے۔ کہ اس دفعہ کے ماتحت پبلک کو عام طور پر حکم صرف اسی وقت دیا جا سکتا ہے۔ جب وہ ایک معین مقام پر بار بار جمع ہوتے ہوں۔ ان کی دلیل یہ ہے۔ کہ سمال ٹاؤن۔ اور ریونیو اسٹیٹ آف قادیان اور ان سے ملحقہ ریونیو اسٹیٹوں کے الفاظ کسی جگہ کو معین نہیں کرتے۔ اپنے اس دعوے کی تائید میں انہوں نے کئی فیصلہ جات پیش کئے ہیں۔ آئی۔ ایل۔ آر ۱۴ بمبئے۔ ۱۶۵۔ ۲۷۔ آئی۔ سی ۱۴۸ اور ۱۳۴۔ آئی۔ سی ۴۴۳۔ اور ۱۲۳۷ بمبئے ہائیکورٹ کے فیصلہ جات ہیں۔ اس کے علاوہ ۶۰ .J .L .M .Cr ۳۷۰۔ اور ۲۷۔ آئی۔ سی ۶۷۰۔ فیصلہ اودھ جوڈیشل کمشنر کے فیصلہ کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ بمبئی کے فیصلہ جات پر بحث کرنا عبث ہے۔ کیونکہ اُن پر اے۔ آئی۔ آر ۱۹۳۴ بمبئے صفحہ ۳۷۵ پر بحث ہو چکی ہے جس کا گورنمنٹ ایڈووکیٹ نے حوالہ دیا ہے اس فیصلہ میں یہ درج ہے۔ کہ "جگہ" کے لفظ کے واضح (معین) مخصوص معنے (۳) ۱۴۴ سیکشن کے سلسلہ میں کہیں بھی درج نہیں ہوئے۔

فاضل جج نے کہا۔ "میں یہ ماننے کے لئے طیار نہیں۔ کہ ان فیصلہ جات سے مدعی کی تائید ہوتی ہے۔ کہ اس کورٹ کے نظریہ کے مطابق "جگہ" کے معنے لازماً مخصوص محدود رقبہ ہونا چاہیئے"۔

اس نے یہ بھی کہا۔

"درخواست کنندہ کے معنوں کے مطابق اس سیکشن کا مفہوم لینے سے اس کا استعمال ایسے مواقعہ پر جہاں شورش یا فساد یا امن عامہ میں خلل کا خدشہ ہو۔ ناممکن ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ از حد مشکل ہوگا۔ کہ واقعہ سے پیشتر وہ مقام جہاں شورش یا فساد برپا ہو سکتا ہو معین کر دیا جائے"۔

فاضل جج کا یہ بھی خیال تھا۔ کہ

"یہ ضروری ہے۔ کہ ایسے احکام کا دائرہ نہایت محدود حلقہ تک محدود رہے۔ اور وہ مقام یا علاقہ جن پر ان کا اطلاق ہو۔ ان کی اس قدر واضح تعریف کر دی جائے۔ کہ پبلک فوراً معلوم کرے۔ کہ ممنوع رقبہ کونسا ہے۔ تاکہ لوگ اس جگہ کو جس پر یہ دفعہ لگائی گئی ہے۔ نہ جاننے کی وجہ سے حکم کی خلاف ورزی نہ کر سکیں"۔

میں سشن جج کے اس خیال سے متفق ہوں یہ بات بھی مد نظر رہے۔ کہ بہت سے فیصلہ جات ان کیسوں کے متعلق ہیں۔ جہاں لوگوں پر اس حکم کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے مقدمہ چلایا گیا۔ اور اس لئے وہ فیصلہ جات موجودہ سوال کو ایک حد تک ایک مختلف نقطۂ نگاہ سے حل کرتے ہیں۔

اودھ کے مقدمہ میں (۲۷ C - ۶۷۰) وہ حکم برقرار رکھا گیا۔ جو پبلک کو دیا گیا تھا۔ کہ وہ اجودھیا کے کسی حصہ میں بھی قربانی کے مویشیوں کو ہانک کر نہ لے جایا کریں۔ لیکن اس کا مقدمہ (۶۰۔ ایم۔ ایل جے ۳۷۰) در اصل اس بنا پر چلایا گیا۔ کہ لوگوں کو اپنے پرائیویٹ گھروں میں جھنڈے گاڑنے سے منع نہیں کیا جا سکتا۔

میرے خیال میں آئی۔ ایل۔ آر ۴۴ بمبئے ۳۷۵، کا نظریہ درست ہے۔ اور معین مقام کے الفاظ صرف محدود رقبہ تک ہی مخصوص نہیں ہونے چاہئیں۔ بلکہ اس سے مراد ایک ایسا معین رقبہ ہونا چاہیئے۔ کہ جس کی حدود کے متعلق پبلک کو شک و شبہ نہ ہو "جگہ" کے ایک معنے آکسفورڈ ڈکشنری میں یہ بھی ہیں۔

"علاقہ کا وہ حصہ جس میں لوگ اکٹھے رہتے ہوں۔ شہر۔ قصبہ۔ گاؤں وغیرہ کا عام تعریفی نام"۔

اسی لغت میں "مخصوص" کے یہ معنے ہیں۔ "کسی ایک خاص شخص۔ یا چیز کے متعلق یا ایسے اشخاص یا اشیاء کے گروہ کے متعلق جو دُوسروں سے تمیز کئے جا سکیں۔ خاص۔ نہ کہ عام"۔

آنریبل جج کا فیصلہ

ان حالات میں موجودہ معاملہ میں میرا خیال ہے۔ کہ حکم زیر بحث جہاں تک اس کا تعلق قادیان کے نواحی ریونیو اسٹیٹوں سے ہے اس قدر مبہم ہے کہ یہ ناواجب العمل ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم سے جو اس حکم کے خلاف اپیل کے جواب میں دیا گیا۔ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس حکم کا تعلق قادیان۔ اور اس معین گرد و نواح کے بارہ گاؤں کے متعلق ہے لیکن اس حکم میں بھی ان گاؤں کے نام درج نہیں کئے گئے۔ اور میرے نزدیک پبلک سے یہ امید رکھنا ایک غیر معقول بات ہے۔ کہ انہیں ریونیو اسٹیٹ کی حدود کے متعلق اس قدر گہرا علم ہو۔ کہ وہ معلوم کر سکیں۔ کہ کوئی جگہ کسی ریونیو اسٹیٹ کی ان حدود کے اندر واقعہ ہے۔ جو قادیان کی ریونیو اسٹیٹ سے ملحق ہے۔ میرے نزدیک یہی دلیل ریونیو اسٹیٹ قادیان کے متعلق بھی دی جا سکتی ہے۔ کیونکہ عام طور پر ریونیو اسٹیٹ کی حدُود اس قدر نمایاں طور پر نشان شدہ نہیں ہوتیں۔ کہ عام پبلک ان سے واقف ہو سکے۔ لہٰذا میرے خیال میں یہ حکم جہاں تک اس کا ریونیو اسٹیٹ آف قادیان اور ریونیو اسٹیٹ نواحی قادیان سے تعلق ہے۔ نہایت مبہم ہونے کی وجہ سے ناقابل عمل تھا۔ سمال ٹاؤن قادیان کے متعلق اس ریکارڈ کی بنا پر جو میرے سامنے پیش ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس کی حدُود اس حد تک محدود ہیں۔ کہ عام افراد پبلک کو ان کا اچھی طرح علم ہو۔ عام طور پر میونسپل کی حدُود برُجیوں سے نشان کیا جاتا ہے۔ اور چنگی کی چوکیوں کے لئے حد بندی کر دی جاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ بشرط ضرورت حدود کی زیادہ واضح تشریح کی جا سکتی ہے:۔

چونکہ اب حکم میعاد گزر چکی ہے۔ اس لئے اب کوئی ایسا حکم جو فاضل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کو منسوخ کرتا ہو۔ صادر کرنے کی ضرورت نہیں۔ تاہم میں نے مندرجہ بالا بیان میں قانونی نقطۂ نگاہ پر اپنے خیالات کا اظہار کر دیا ہے اندریں حالات مسل داخل دفتر کی جائے:۔

کتاب "فردوس الاخبار" کتب خانہ آصفیہ میں موجود ہے

ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی۔ اے گجراتی نے کتاب "فردوس الاخبار دیلمی" کے چند حوالہ جات "مکمل تبلیغی پاکٹ بک ایڈیشن پنجم" میں درج کئے ہیں۔ ان کے متعلق غیر احمدی یہ کہتے ہیں۔ کہ "فردوس الاخبار" کوئی کتاب ہی نہیں۔ مجھ سے بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ اس پر میں نے کتب خانہ آصفیہ کے مہتمم صاحب کو خط لکھا۔ کہ کیا آپ کے کتب خانہ میں "فردوس الاخبار دیلمی" کوئی کتاب ہے۔ اس کا حسب ذیل جواب آیا۔

"کتاب فردوس الاخبار قلمی کتب خانہ آصفیہ میں موجود ہے۔ اس کے مؤلف علامہ ابو شجاع شیرویہ بن شہردار ابن شیرویہ بن فناخسرو الہمدانی الدیلمی ہیں۔ اور یہ کتاب حدیث کی ہے۔ اور مؤلف تقریباً اوائل صدی ششم میں گزرے ہیں یہ کتاب کمیاب ہے۔ اور جدید الخط ہے تقریباً چالیس پچاس برس پہلے کی لکھی ہے (دستخط) سید عباس حسین مہتمم کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن"

اگر ضرورت محسوس ہوئی۔ تو اس خط کا عکس بھی انشاء اللہ اخبار میں شائع کر دیا جائے گا۔ خاکسار محمد ... بھیوالی ... [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصری اخبار "البلاغ" کے نامہ نگار کی کذب بیانی کا ایک نمونہ

احمدی مبلغ مقیم فلسطین کا مکتوب بذریعہ ہوائی ڈاک

میں جب ہندوستان میں تھا۔ تو میرا خیال تھا۔ کہ احمدیت کی مخالفت میں محض کذب و افترا سے کام لینا صرف ہندوستانی علماء اور ہندوستانی اخبارات کا ہی شیوہ ہے۔ بلاد عربیہ میں ایسا نہ ہوگا۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ میرا یہ حسن ظن غلط ثابت ہوا۔ اس جگہ کے اخبارات و رسائل بھی احمدیت کی دشمنی میں افترا پردازی اور سراپا بہتان طرازی میں کسی طرح ہندی اخبارات و علماء سے کم نہیں ہیں۔ اخبار "البلاغ" ایک مصری اخبار ہے قریباً تمام چھوٹے چھوٹے اخبار اسی سے خبریں نقل کرتے ہیں۔ اس کا نامہ نگار بیبتی ایک کینہ توز شیخ ہے۔ احمدیت کے خلاف ہمیشہ غلط اور جھوٹے مضامین اخبار مذکور میں شائع کراتا رہتا ہے۔ پھر ایسے ہی مضامین کو احمدیت کے مخالف اخبارات ہندوستان میں فخریہ شائع کرتے ہیں۔ آج میں نامہ نگار مذکور کی ایک کذب بیانی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اخبار الفضل مورخہ ۷ر فروری میں "تحریک جدید کے جواب میں بلاد عرب کی آواز" کے عنوان سے جو مقالہ رقم فرمایا۔ اس میں مدرسہ احمدیہ کبابیر کے طلبہ کے خطبے کا ذکر پر ان کے لئے دعا کے ساتھ یہ بھی تحریر فرمایا کہ "احباب جماعت یہ سنکر خوش ہونگے۔ کہ عرب کی جماعت احمدیہ اخلاص اور تقویٰ میں ترقی کر رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعداد میں بھی بڑھ رہی ہے" جماعت احمدیہ بلاد عربیہ کا اخلاص و تقویٰ میں ترقی کرنا اور تعداد میں بڑھنا ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ جو لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے ہیں۔ ان کے نام درج اخبار ہوتے رہتے ہیں۔ نامہ نگار البلاغ نے اصل عبارت کا ترجمہ کرنے کی بجائے ازراہ افترا پردازی لکھا: "نشرت صحیفة "الفضل" لسان حال القادیانیین فی عددها الصادر فی ۷ فبرایر الجاری ان الدعوة القادیانیة قد لاقت اقبالا ورواجا عظیمین فی ربوع البلاد العربیة وقالت ان العرب یدخلون افواجا افواجا فی المذهب القادیانی" (۱۲ر فروری)

یعنی جماعت احمدیہ کے آرگن الفضل نے اپنی ۷ر فروری کی اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ احمدیت نے بلاد عربیہ میں عظیم الشان قبولیت اور رواج حاصل کر لیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ عرب فوج در فوج قادیانی مذہب میں داخل ہو رہے ہیں"۔

ناظرین غور فرمائیں۔ اخبار الفضل نے کب لکھا ہے۔ کہ عرب فوج در فوج احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور کیا یہ صریح غلط بیانی نہیں ہے۔

بے شک ان ممالک میں احمدیہ تحریک ابھی ابتدائی حالت میں ہے۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ بیسیوں مشکلات کے باوجود روزانہ ترقی کی طرف قدم اٹھ رہا ہے۔ اور احمدیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ مسیحیت کو ان ملکوں میں اپنے پہلے پچاس سال میں وہ کامیابی حاصل نہ ہوئی تھی۔ جو احمدیت کو آج اس جگہ خدا کے فضل سے حاصل ہو رہی ہے۔ حالانکہ یہاں باقاعدہ مشن پر ابھی دس سال ہی گذرے ہیں۔ ہمارے دشمن قلت و کثرت کے جھگڑے کو ایک طرف رکھکر اتنا تو سوچیں۔ کہ قادیان کی گمنام بستی کے مقدس پیغامبر نے آج سے تیس سال پیشتر جبکہ مخالفت کا طوفان برپا تھا۔ فتاوی تکفیر کی آندھیاں چل رہی تھیں۔ کس قدر یقین اور کس قدر وثوق سے فرمایا تھا ؎

فما اشقی بلعن الملاعنین
وصدقی سوف یذکر فی البلاد

لعنت کرنیوالوں کی لعنتیں میرا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ عنقریب میری سچائی کا چرچا دنیا میں ہوگا ہاں ہمارے دشمن اتنا ہی سوچیں کہ یہ پیشگوئی کس شان سے پوری ہو رہی ہے۔ اور مختلف زبانوں خاصکر عربی زبان میں کس طرح آپ کی صداقت کو انکار کیا جا رہا ہے؟ کیا کذاب و دجال کی بھی علامت ہوا کرتی ہے۔ کہ اس کے دشمن بجز افتراء و بہتان سیدھے راہ سے اس پر کوئی اعتراض نہ کر سکیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس مدعی کو روز افزوں ترقی دیتا جائے ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے پاک بندوں کو

(خاکسار ابو العطاء الجالندھری از فلسطین)

سر میاں فضل حسین صاحب کی خدمات کا اعتراف

۲۹ر مارچ نماز جمعہ کے بعد "جماعت ہائے احمدیہ جالندھر چھاؤنی و شہر" کے ایک غیر معمولی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق آراء پاس ہوئی:-

"جماعت ہائے احمدیہ جالندھر چھاؤنی و شہر" کا یہ غیر معمولی اجلاس "آنریبل سر میاں فضل حسین" کی ان عدیم المثال اور بے لوث خدمات وطنی و ملی کا (جو آپ نے ایسے نازک دور اور پرفتن زمانہ میں ملک کے لئے بالعموم اور مسلمانان ہند کے لئے بالخصوص نہایت شاندار طریق پر سر انجام دی ہیں) خلوص دل سے اعتراف کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی صحت و عمر۔ عزت اور وقار میں برکت ڈالے:

(سید عبد القادر)

کیا حکومت عورتوں کے واجبی احترام کی حفاظت کرنے کیلئے تیار نہیں؟

لجنہ اماء اللہ اٹھوال کی قرارداد!

احراریوں کے اس ٹریکٹ پر جو حال ہی میں اقبال پریس ملتان میں چھپا ہے۔ اور جس میں علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی سخت توہین کرنے کے مستورات کے احترام پر حملہ کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ لجنہ اماء اللہ کا یہ جلسہ غصہ اور نفرت کا اظہار کرتا ہوا اس انسانیت سوز حرکت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور حکومت پنجاب سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اس فتنہ پردازی کا جلد از جلد تدارک کرے۔ ورنہ یہ سمجھا جائے گا۔ کہ حکومت عورتوں کے واجبی احترام کی حفاظت کرنے کے لئے تیار نہیں۔

فیصلہ ہوا۔ کہ اس کارروائی کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی۔ ہز ایکسی لنسی گورنر صاحب بہادر پنجاب ہر ایکسی لنسی لیڈی صاحبہ گورنر بہادر پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور اور اخبار الفضل کو بھیجی جائیں:

(خاکسار امیر بیگم سکرٹری لجنہ اماء اللہ اٹھوال)

جماعت احمدیہ جموں کی قرارداد!

احمدیوں کو واجب القتل قرار دینے والوں کے متعلق کارروائی کیجائے

۲ر اپریل ۱۹۳۵ء کو جماعت احمدیہ جموں کا ایک عام اجلاس بر مکان خواجہ کرم داد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

(۱) شہر جموں میں زیر صدارت راجہ محمد اکبر خان صاحب جو تبلیغی کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیز اور فتنہ خیز تقریریں کرکے فضاء کو مکدر کیا گیا ہے۔ اور احمدیوں کو واجب القتل قرار دیا گیا۔ جماعت احمدیہ کا یہ اجلاس عام مطالبہ کرتا ہے۔ کہ حکومت اشتعال انگیزوں کے خلاف ایکشن لے:

(غلام محمد خادم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ)

محمد غلام کے پوسٹر کے خلاف صدائے احتجاج

۲۸ر مارچ "جماعت ہائے احمدیہ جالندھر چھاؤنی و شہر" کے اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق آراء پاس ہوئی:- "محمد غلام شخص نے اقبال پریس ملتان میں ایک اشتہار جو منشی غلام احمد قادیانی کی نبوت کا بطلان" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ ہم اسے نہایت ہی دلآزار۔ امن سوز۔ اشتعال انگیز اور خلاف قانون و خلاف انسانیت سمجھتے ہوئے اسکے خلاف بطور احتجاج انتہائی نفرت و حقارت کا اظہار کرتے ہوئے قیام امن کے ذمہ وار افسروں سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ ایسے گندے لٹریچر کی اشاعت کو فوراً روکنے کی تدابیر اختیار کریں۔

نیز قرار پایا۔ کہ اس قرارداد کی نقول (۱) سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (۲) [illegible] (۳) ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ملتان (۴) ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور (۵) اخبار "الفضل" کو ارسال کی جائیں:

(محمد ابراہیم سیکرٹری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قانون تحفظ مقروضین پنجاب کا مسودہ

مرتب کردہ راؤ بہادر چودہری چھوٹو رام صاحب

راؤ بہادر چودہری چھوٹو رام صاحب نے مجلس وضع قوانین پنجاب میں جو مسودہ قانون تحفظ مقروضین پنجاب کے متعلق پیش کیا ہے۔ اور جسے حکومت نے رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے شائع کیا ہے۔ اس کا اختصار درج ذیل کیا جاتا ہے :۔

اس مسودہ کے اغراض و مقاصد یہ بیان کئے گئے ہیں۔ ملک کی اقتصادی حالت بدستور تشویشناک ہے۔ اور مستقبل قریب میں کوئی تشفی آمیز اور امید افزا حالات پیدا ہوتے نظر نہیں آتے۔ قوم کا غریب طبقہ بُری طرح مقروض ہے۔ اور وہ اس امر کا مستحق ہے۔ کہ اسے۔ اس قسم کے ساہوکاروں کی عیارانہ چالوں سے محفوظ رکھا جائے جن کے نمونے اس پیشہ میں کثرت سے ملتے ہیں۔ نیز اسے کئی صورتوں میں موجودہ قانون کی سخت گیری سے بچایا جائے ان ہر دو مقاصد کے پورا کرنے کے لئے ایک جدید قانون وضع کرنے کی ضرورت ہے۔ موجودہ مسودہ قانون اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مرتب کیا گیا ہے۔ اور حسب ذیل احکام وضع کئے گئے ہیں :۔

مقروضین کی زیادہ مؤثر حفاظت کے لئے یہ قرین مصلحت ہے۔ کہ بعض امور کے بارہ میں قانون نافذ الوقت کی ترمیم کی جائے۔ اور ساہوکاروں کے پیشہ سے غیر مطبوع قسم کے ساہوکاروں کا اخراج عمل میں لایا جائے :۔

نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری ماقبل زیر دفعہ ۸۰۔ الف (۳) ایکٹ حکومت ہند اور نواب گورنر بہادر کی منظوری ماقبل زیر دفعہ ۸۰ (ج) ایکٹ مذکور حاصل کر لی گئی ہے۔ لہذا حسب ذیل احکام وضع کئے جاتے ہیں۔

(۱) اس ایکٹ کا نام قانون تحفظ مقروضین پنجاب ۱۹۳۰ء ہو گا۔

(۲) ایکٹ ہذا سارے پنجاب میں وسعت پذیر ہو گا۔ اور فی الفور نافذ العمل ہو گا۔ بجز دفعات ۹۔ ۱۰ جو کسی ایسی تاریخ کو نفاذ پذیر ہوں گی۔ جسے لوکل گورنمنٹ بذریعہ اشتہار اس باب میں مقرر کرے :۔

(۳) ایکٹ ہذا میں ماسوائے اس صورت کے کہ نفس مضمون یا سیاق عبارت میں کوئی امر اس کے نقیض ہو۔ لفظ "ساہوکار" کے وہی معنی ہوں گے۔ جو قانون انضباط حسابات پنجاب مصدرہ ۱۹۳۰ء میں لفظ "قارض" کے ہیں :۔

(۴) کسی دیگر قانون نافذ الوقت کے کسی حکم کے باوجود جب کوئی عدالت دیوانی کسی ڈگری کے اجراء کے سلسلہ میں یہ حکم جاری کرے۔ کہ زرعی اراضی کو قرق کر لیا جائے۔ اور اس کا عارضی طور پر انتقال عمل میں لایا جائے۔ تو اس قسم کی قرقی اور انتقال سے متعلق کارروائی صاحب کلکٹر کے سپرد کر دی جائے گی۔ جو ایسی تحقیقات کرنے کے بعد جو وہ ضروری خیال کرتا ہو۔ اس امر کا فیصلہ کرے گا کہ اراضی کا کتنے عرصہ کے لئے انتقال عمل میں لایا جائے۔ ان کارروائیوں کے ضمن میں کلکٹر کے متعلق یہ متصور کیا جائے گا۔ کہ وہ اپنی عدالتی حیثیت میں کارروائی کر رہا ہے۔ اور اس کی طرف سے جاری کردہ حکم سے جس فریق کو رنج پہنچا ہو۔ اسے صاحب کمشنر کے پاس اپیل کرنے کا حق ہو گا۔ جن کا اپیل پر صادر شدہ حکم قطعی و ناطق ہو گا۔ کلکٹر زراعت پیشہ مدیون کی مملوکہ زرعی اراضی کے اس حصہ کو عارضی انتقال سے مستثنیٰ قرار دے گا۔ جو کہ اس کی رائے میں مدیون اور اس کے خاندان کے گزارہ کے لئے کافی ہو۔ لوکل گورنمنٹ اشاعت ماقبل کی شرط کے تابع اس دفعہ کے احکام کو جامہ عمل پہنانے کی خاطر قواعد وضع کرنے کی مجاز ہو گی :۔

(۵) کسی دیگر قانون نافذ الوقت کے کسی حکم کے باوجود موروثی جائداد جو کسی وارث کے قبضہ میں ہو۔ کسی ایسے قرضہ کی ڈگری کے اجراء کے سلسلہ میں قرق نہیں کی جا سکے گی۔ جو اس کے پیشرو نے برداشت کیا ہو۔

(۶) کسی دیگر قانون نافذ الوقت کے کسی حکم کے باوجود کسی ڈگری کے اجراء کے سلسلہ میں استادہ فصلیں اور درخت قرق نہیں کئے جا سکیں گے

(۷) کسی دیگر قانون نافذ الوقت کے کسی حکم کے باوجود فی الواقعہ وصول شدہ رسید کے سوائے کسی تمسک۔ پرامیسری نوٹ یا کسی دیگر دستاویز میں درج شدہ عوضانہ کا بار ثبوت قارض پر ہو گا :۔

(۸) کسی دیگر قانون نافذ الوقت کے کسی حکم کے باوجود ڈگری دیئے جانے کے چھ سال بعد نہ ہی کارروائی قرقی کا آغاز کیا جائیگا۔ اور نہ ہی ایسی کارروائی کو جاری رکھا جا سکیگا مگر شرط یہ ہے کہ کسی موجودہ ڈگری کی صورت میں یہ میعاد یا تو چھ سال ہو گی۔ یا اس میعاد کا باقی ماندہ حصہ ہو گا۔ جو اجرائے ڈگری سے متعلق قانون سابقہ میں تجویز شدہ ہو۔ یا دونوں میں سے، جو کم ہو۔

(۹) قانون انضباط حسابات پنجاب مصدرہ ۱۹۳۰ء کی دفعہ ۴ (ب) میں لفظ "عدالت" کے بعد آنے والے تمام الفاظ کی بجائے الفاظ "اگر مدعی کا دعوے کلاً ثابت ہو گیا۔ واجب الادا سود کی کل رقم مسترد کر دے گی۔ اور خرچہ عدالت کا دعوے بھی مسترد کر دیگی۔ ثبت کئے جائیں گے۔

(۱۰) ہر ایک ضلع کا کلکٹر اپنے ضلع کے لائسنس یافتہ ساہوکاروں کا ایک رجسٹر رکھے گا۔ اور وہ اس میں سے کسی ایسے شخص کے نام کو خارج کر دینے کا مجاز ہو گا۔ جو اس کی رائے میں پیشہ ساہوکاری کے لئے موزون نہ ہو۔

(۱۱) کوئی عدالت کسی ایسے قرضہ کی وصولی کے دعوے کی سماعت نہیں کرے گی۔ جو ساہوکاروں کو لائسنس دینے کے بارہ میں ایکٹ ہذا کے احکام کے نافذ العمل ہونے کی تاریخ کے بعد دیا گیا ہو۔ اگر قرضہ مذکور کسی ساہوکار نے ایسی حالت میں دیا ہو۔ جبکہ اس کا نام لائسنس یافتہ ساہوکاروں کے رجسٹر میں درج نہیں تھا :۔

(۱۲) لوکل گورنمنٹ اشاعت ماقبل کی شرط کے تابع دفعات ۹ اور ۱۰ کے مدعا کی عمومی تکمیل اور بالخصوص امور مندرجہ ذیل کی تکمیل کی خاطر قواعد وضع کرنے کی مجاز ہو گی۔

الف وہ شرائط جو کسی شخص کو اپنا نام لائسنس یافتہ ساہوکاروں کے رجسٹر میں درج کرانے کے لئے پوری کرنی پڑیں گی۔ ب وہ حالات جن کے ماتحت کسی شخص کے نام کو لائسنس یافتہ ساہوکاروں کے رجسٹر سے خارج کیا جا سکے گا۔ ج وہ طریق اور فارم جس میں لائسنس یافتہ ساہوکاروں کا رجسٹر رکھا جائے گا۔ د اس فیس کا اسکیل جو لائسنس جاری کرنے یا اس کی تجدید کرانے یا اس کی بحالی کے لئے عائد کی جائے گی :۔

ضروری اطلاع

تعلیم الاسلام ہائی سکول انشاء اللہ تعالیٰ موسم بہار وغیرہ کی تعطیلات کے بعد ۱۴ اپریل ۱۹۳۵ء بروز اتوار کو باقاعدہ کھل جائے گا۔ اس لئے نئے داخل ہونے

بزم بشیر کے جلسہ میں پولیس کی مداخلت

۱۳ اپریل حلقہ مسجد اقصےٰ کے چھوٹے بچوں کی بزم بشیر کا ایک تبلیغی جلسہ زیر صدارت قریشی محمد افضل صاحب ایک پرائیویٹ احاطہ میں منعقد ہوا۔ کارروائی شروع ہونے سے قبل ہی ایک ہیڈ کانسٹیبل مع ایک نمبردار آ گئے اس وجہ سے کارروائی کو ملتوی کرنا پڑا۔ کیونکہ چھوٹے بچے پولیس کے آدمیوں کے سامنے تقریر نہ کر سکتے تھے۔ اور حسب ذیل ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

(۱) بزم بشیر کا یہ جلسہ مجسٹریٹ صاحب علاقہ خانصاحب چودہری حسین کے اس حکم کے خلاف جس کی رو سے انہوں نے انجمن حزب اللہ کے مذہبی جلسہ کو پولیس فورس کے ذریعہ مرعوب کر کے روک ڈالا۔ پیدا کی۔ اور جائز مذہبی آزادی میں صریح مداخلت کی پر زور پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور حکام بالا سے استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ اس صریح ناانصافی کا انسداد کریں۔

(۲) مجسٹریٹ صاحب علاقہ کی اس دھینگا مشتی کے خلاف جو انہوں نے ہمارے جلسہ کے متعلق روا رکھی ہے۔ پروٹسٹ کے طور پر جلسہ کی کارروائی بند کی جاتی ہے۔ خاکسار صلاح الدین رشید سکرٹری بزم بشیر قادیان

تبلیغی ٹریکٹ

جامعہ احمدیہ کے طلباء نے خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے یہ عزم کیا ہے۔ کہ آیندہ گاہے گاہے مختلف مضامین پر چھوٹے چھوٹے ہینڈبل شائع کیا کریں۔ اور قریباً اصل لاگت پر مختلف جماعتوں میں جو خریدنا چاہیں بھیجا کریں۔ سو اس اعلان کے ذریعہ تمام احمدی احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کے مناسب حال مذہب یا فرقہ یا مضمون کے متعلق کوئی مختصر ہینڈبل مرتب کرانا چاہیں۔ تو جامعہ احمدیہ کے تبلیغی سکرٹری کو اطلاع دیں۔ ایسی اطلاع کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ مطلوبہ ٹریکٹ مرتب کئے جا سکتے ہیں۔ اس کام کو شروع کرنے کے لئے ایک ایسا ہینڈبل مرتب کیا جا رہا ہے۔ جو عیسائی اصحاب کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ مفید ثابت ہو گا۔ اس کے شائع ہونے پر احباب کو اطلاع دی جائے گی۔

تبلیغی سکرٹری جامعہ احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن قادیان کی قرارداد

مجسٹریٹ علاقہ ۔ محمد غلام کے پوسٹر مقامی پولیس صدر احرار کے خلاف صدائے احتجاج اور چوہدری اسد اللہ خان صاحب کو مبارکباد

ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن قادیان نے اپنے اجلاس ۷ اپریل میں حسب ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس کیں۔

(۱) یہ اجتماع مجسٹریٹ بٹالہ چوہدری حسین علی صاحب کے اس سراسر غیر منصفانہ اور جابرانہ رویہ کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ کہ انہوں نے ہماری جماعت کے چھوٹے بچوں کی مذہبی انجمنوں کے اجلاس کو روکنے کے لئے اس ایکٹ کو استعمال کیا جو حکومت پنجاب نے باغیانہ تحریکوں اور انارکزم کو روکنے کے لئے وضع کرایا تھا۔ اور ان بیچاروں کو مرعوب کرنے کے لئے زبردست پولیس فورس بھیج دی۔ اور ہماری طرف سے اس کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کئے جانے کے باوجود وہ اپنے اس رویہ پر بدستور قائم ہیں۔ اور پولیس کے ذریعہ ہمارے بچوں کو پریشان کرنے اور ان کے جلسوں کو خراب کرنے میں بدستور مصروف ہیں۔ حکومت پنجاب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ ان کی اس بے ضابطگی کے متعلق مناسب نوٹس لیکر دادرسی کرے۔"

(۲) "ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن ذمہ دار افسران کی توجہ اس پوسٹر کی طرف مبذول کراتی ہے۔ جو ایک شخص محمد غلام نے بعنوان "منشی غلام احمد قادیانی کی نبوت کا بطلان" اقبال برقی پریس ملتان میں چھپوا کر شائع کیا ہے۔ اور اب اس کی اشاعت احرار کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ اور جسے قادیان میں احرار کے ایک سرگرم رکن مسمی حق نیچہ بند نے احرار کے نوٹس بورڈ پر چسپاں کر کے بازار میں آویزاں کیا۔ جہاں کئی دن تک لگا رہا۔ اس پوسٹر میں عوام کو یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ احمدیوں کو قتل کرنا۔ ان کے املاک پر قبضہ کر لینا۔ ان کی عورتوں کے ساتھ نکاح کر لینا۔ ان کے مردوں کی بے حرمتی کرنا۔ نہ صرف جائز۔ بلکہ عین ثواب ہے۔ اگر ملک کے اندر اس قسم کا لٹریچر شائع کرنے کی اجازت دی گئی۔ تو ملک میں یقیناً خطرناک طور پر بدامنی پھیل جائے گی اور لوٹ مار اور خونریزی کا بازار گرم ہو جائیگا۔ اس لئے یہ ایسوسی ایشن بڑے زور کے ساتھ حکومت سے درخواست کرتی ہے کہ اس پوسٹر کے شائع کرنے والے اور قادیان اور دوسری جگہوں پر اس کی اشاعت کرنے والے لوگوں کے خلاف مناسب کارروائی کر کے انہیں عبرتناک سزا دے۔ تاکہ آئندہ کسی شخص کو امن عامہ کو برباد کر دینے والا لٹریچر شائع کرنے کی جرأت نہ ہو۔

(۳) ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن قادیان اس امر کے خلاف اپنی انتہائی ناپسندیدگی کا اظہار کرتی ہے۔ کہ بعض احراریوں نے محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی سائیکل مرچنٹ کو رات کے وقت ایک احراری کے مکان میں بند کر کے زدوکوب کیا۔ اور جب بعض احمدی پولیس کو اس واقعہ کی اطلاع دینے گئے۔ تو پولیس والوں نے اول تو بہت مشکل کے ساتھ تھانہ کا گیٹ کھولا۔ اور پھر اس پر کوئی کارروائی نہ کی۔ حالانکہ اس وقت بھی دفعہ ۱۴۴ جاری تھی۔ اور احراریوں کا مجمع خلاف قانون تھا جس کا منتشر کیا جانا پولیس کے فرائض میں سے تھا۔ لہذا ایسوسی ایشن ذمہ دار حکام سے درخواست کرتی ہے کہ اس معاملہ کی تحقیقات کر کے مناسب کارروائی کیجائے۔

(۴) ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن قادیان مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر مجلس احرار کی اس نہایت ہی گندی۔ اشتعال انگیز اور فتنہ پھیلانے والی تقریر کے خلاف جو اس نے سیالکوٹ میں ۲ اپریل کو عام مجمع میں کی۔ پرزور صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ وہ اس گندہ دہن کے خلاف جلد سے جلد مؤثر کارروائی کرے۔ تاکہ ملک میں بدامنی پیدا نہ ہو۔

(۵) ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن کا یہ اجلاس جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر کے پنجاب کونسل میں بلامقابلہ ممبر منتخب ہونے پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور چوہدری اسد اللہ خان صاحب کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ اور ملک و ملت کی بہترین خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

(۶) قرار پایا کہ ان ریزولیوشنز کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حکام بالا اور پریس کو بھجوائی جائیں۔ اور ریزولیوشن ۵ کی نقل چوہدری اسد اللہ خانصاحب کی خدمت میں بھیجی جائے۔

الفضل کے نامہ نگاروں کے متعلق ضروری اعلان

الفضل کے نامہ نگار تجویز کرنے کے لئے جو اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق چند ضروری باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ جن اصحاب نے اس فرض کی ادائیگی کے لئے خطوط ارسال فرمائے ہیں۔ وہ اور دوسرے اصحاب بغور ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) فی الحال نامہ نگار بڑے بڑے شہروں یا ایسے علاقوں میں مقرر کئے جائیں گے جہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیوں کی کافی تعداد ہے۔

(۲) نامہ نگاروں کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ کم از کم ہفتہ میں دو بار اپنی رپورٹ ارسال کریں۔ نامہ نگار کو جو امور خصوصیت سے مدنظر رکھنے چاہئیں۔ وہ یہ ہیں۔ (۱) جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے ہر قسم کے کوائف مسلمانوں کے مفاد اور ان کی بہتری سے تعلق رکھنے والے امور۔ ملک اور اہل ملک کے مفاد سے تعلق رکھنے والی باتیں۔ ان پہلوؤں پر ذاتی علم اور واقفیت حاصل کر کے شستہ اور سنجیدہ پیرایہ میں خامہ فرسائی کرنی چاہیئے۔ اور جہاں تک ممکن ہو اختصار کو مدنظر رکھا جائے۔

(۳) مندرجہ بالا پہلوؤں کے لحاظ سے ہر واقعہ جو قابل اشاعت سمجھا جائے۔ اس کے متعلق جلد سے جلد اطلاع دی جائے۔ ورنہ بہت ممکن ہے۔ کہ کوئی اہم واقعہ اس لئے شائع نہ کیا جا سکے۔ کہ اس کی اطلاع کئی دن کے بعد بھیجی گئی۔

(۴) بذریعہ تار وہی امور بھیجے جائیں جن کا جماعت احمدیہ سے خاص تعلق ہو۔ اور جو خاص اہمیت رکھتے ہوں۔

(۵) جن اصحاب نے نامہ نگاری کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ یا پیش کرنا چاہتے ہیں۔ وہ مہربانی کر کے چند رپورٹیں بطور نمونہ ارسال فرمائیں۔ تاکہ ان کے تقرر کے متعلق فیصلہ کیا جا سکے۔

ضرورت اتالیق

علاقہ پشاور میں ایک معزز افسر کے سات سال کے بچے کے لئے ایک اتالیق کی خدمات کی ضرورت ہے۔ ضروری ہوگا کہ وہ سارا وقت بچے کے ہمراہ رہیں۔ علاوہ ۲۰/- روپے ماہوار تنخواہ کے رہائش کیلئے مکان مفت ہوگا۔ منشی عالم یا نارمل پاس استاد ہو تو بہتر ہے۔ بچے کی پرائمری تک خانگی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری اتالیق پر ہوگی۔ امیدواروں کو چاہیئے۔ کہ سرٹیفکیٹس کی جگہ خانی چھوڑ کر فوراً درخواستیں دفتر امور عامہ میں بھجوا دیں۔ معمر صاحب کو ترجیح دیجائیگی

ناظر امور عامہ

ایک ڈاکٹر یا حکیم کی ضرورت

بیرون ہند ایک معروف جگہ ایک تجربہ کار ڈاکٹر یا حکیم کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہاں کے لوگ ہندوستانی ڈاکٹر یا ہندوستانی حکیم کو پسند کرتے ہیں۔ اگر کوئی ایسے دوست وہاں جائیں۔ تو امید کی جاتی ہے۔ کہ پریکٹس عمدہ چلے گی۔

وہاں بعض ہندوستانی بہروں کی تجارت ہے۔ جن کا کام عمدہ چلتا ہے۔ پاسپورٹ حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ جانے کا خرچ اندازاً ۲۲۵/- روپے ہے۔ جو دوست ان حالات میں وہاں جانا چاہیں۔ نظارت ہذا سے خط و کتابت کریں۔ ناظر دعوت تبلیغ

بی اے بی ٹی اور سب اسسٹنٹ سرجنوں کیلئے موقع

برٹش ایسٹ افریقہ میں بی اے بی ٹی ٹیچروں کی ضرورت ہے۔ میٹرک اور سپورٹس مین امیدواروں کو ترجیح دیجائیگی۔ جنگ عظیم میں اگر گورنمنٹ کی خدمات کی ہوں تو امیدواروں کو ان کا بھی ذکر اپنی درخواست

288

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخالفین کے ذریعہ ایک خاندان کی احمدیت میں شمولیت

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

گزارش ہے کہ اپنی بدبختی اور سیاہ کاریوں کی وجہ سے آج تک احمدیت کے چمکتے ہوئے چاند کی نورانی روشنی سے مجھے محروم رہنا پڑا جس کا بے حد رنج ہے۔ گذشتہ سال ماہ ہاڑھ میں میرے سکونتی موضع میں اہلسنت کے ایک جلسہ میں جو عرس کی صورت میں ہوتا ہے۔ مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اور دیگر علمائے اہل سنت کی تقاریر ہوئیں۔ مگر ان کی احمدیت کی اندھا دھند اور بے دلیل مخالفت نے مجھے ان سے قدرے بیزار کر دیا۔ اور مجھے مجبوراً بر سر اجلاس سید عطاء اللہ صاحب سے یہ کہنا پڑا کہ سائیں کسی کی توہین اور خاصکر احمدیت کی توہین سے نیک نہیں بن سکتے۔ اگر آپ کا وعظ سے خلق خدا کو نیک اور دیندار بنانا مقصود ہے۔ تو پھر نیکی کی تعلیم دیں۔ نہ کہ مرزا صاحب کی توہین کر کے ہمیں بھی اس مذموم فعل میں شامل کریں۔

چودہری حاجی احمد خاں صاحب ایاز جو میرے رشتہ دار ہیں۔ میری اس گفتگو سے متاثر ہوئے اور مجھے گاہے گاہے بوقت ملاقات احمدیت کے لٹریچر (اخبارات، ٹریکٹ وغیرہ) کی طرف راغب کرتے رہے۔ امسال ماہ چیت میں عرس مذکورۃ الصدر پر مولوی محمد صدیق صاحب باہروی (ضلع گوجرانوالہ) جو عام طور پر دیہاتوں میں وعظ کیا کرتے ہیں تشریف لائے۔ انہوں نے اجتماع کے سامنے احمدیت کے خلاف نہایت بودے دلائل پیش کئے۔ جن کو سن کر مجھے کامل یقین ہو گیا۔ کہ اگر مذہب اسلام میں رہ کر نجات ہو سکتی ہے۔ تو متلاشی حق کو سوائے احمدیت کے کہیں بھی روشنی نظر نہیں آ سکتی۔

مجھے اب یہ واضح ہو گیا ہے کہ عام طور پر لوگ مذہب کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ اور اگر کریں گے۔ تو ضروری ہے کہ احمدیت میں داخل ہو جائیں۔ پس تاریکیوں سے نجات پانے کے لئے آج بندہ معہ اپنے اہل و عیال بیعت کے لئے بذریعہ عریضہ ہذا پیش بحضور انور ہے۔ آپ بیعت قبول فرمائیں۔ اور ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ کیونکہ میں اس گاؤں میں اکیلا احمدی ہوں۔ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس گاؤں میں کافی جماعت پیدا کر دے۔

اسمائے اہل و عیال حسب ذیل ہیں۔ جو کہ آج داخل سلسلہ احمدیہ ہونے کے لئے حضور کے دست مبارک پر بیعت کرتے ہیں۔

(۱) خاکسار غلام محمد ولد چودہری ابراہیم صاحب موضع کسانہ ضلع گجرات۔

(۲) نور بیگم اہلیہ خاکسار

(۳) غلام حیدر خاں ولد غلام محمد

(۴) غلام سرور خاں " "

(۵) غلام فاطمہ دختر "

قادیان سے گورداسپور جانے والی زائد گاڑی کے متعلق محکمہ ریلوے کا شکریہ

۲۳ - ۲۵ - ۲۷ مارچ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گورداسپور تشریف لے جانے پر قادیان سے جانے والے اصحاب کے لئے محکمہ ریلوے نے زائد گاڑی کا نہایت مستعدی اور سرگرمی سے جو انتظام کیا۔ وہ چونکہ بہت آرام دہ ثابت ہوا۔ اس لئے پریذیڈنٹ نیشنل لیگ قادیان نے ڈویژنل ٹرانسپورٹیشن آفیسر صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کو شکریہ کی چٹھی لکھی۔ اس کے جواب میں آفیسر صاحب موصوف نے خوشی کا اظہار کیا ہے۔ نیز زائد گاڑی کے انتظام میں ہمارے تعاون کرنے کے متعلق شکریہ ادا کیا ہے۔

احراریوں نے تو یہ بیہودہ شور مچایا تھا۔ کہ اس گاڑی پر بہت سے احمدیوں نے بلاٹکٹ سفر کر کے محکمہ ریلوے کو نقصان پہنچایا ہے۔ لیکن محکمہ ریلوے ہمارے تعاون پر خوشی کا اظہار کر رہا بلکہ شکریہ ادا کر رہا ہے۔ جس سے صاف طور پر ظاہر ہے۔ کہ ریلوے آفیسرز کو اچھی طرح اطمینان ہے۔ کہ ہم نے ریلوے کا پورا حق ادا کر دیا۔ اور اس کا ایک پائی کا نقصان بھی نہیں ہونے دیا۔

اشتعال انگیز پوسٹر کے خلاف نیشنل لیگ کریام کی قرارداد

نیشنل لیگ کریام قصبہ نواں شہر قصبہ راہوں و موضع بیرسیاں کا ایک اجلاس پانچ اپریل زیر صدارت حاجی چودہری غلام احمد خاں صاحب موضع کریام میں منعقد ہوا۔ جو مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے

(۱) ممبران نیشنل لیگ موضع کریام قصبہ نواں شہر راہوں و موضع بیرسیاں و ممبران جماعتہائے ہر چہار مواضع مذکورہ بالا اس پوسٹر کو جو کسی بدزبان احراری محمد غلام نامی نے بعنوان "منشی غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) قادیانی کی نبوت کا بطلان" اقبال پریس ملتان میں چھپوا کر شائع کیا ہے۔ نہایت امن سوز، اشتعال انگیز اور حد درجہ دل آزار خیال کرتے ہوئے اس کے خلاف انتہائی نفرت و حقارت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور گورنمنٹ سے انصاف کے نام پر اپیل کرتے ہیں۔ کہ اس پوسٹر کے مصنف شائع کنندہ اور اس پریس کے خلاف جس نے اسے چھاپا ہے کارروائی کی جائے اور انہیں سزا دلائی جائے۔ تا آئندہ کسی کو ایسی حرکت کی جرات نہ ہو۔ اس اشتہار میں عوام کو ایسی امن شکن حرکات کے لئے اکسایا گیا ہے کہ احمدیوں کا امن ہر وقت خطرے میں ہے اور ایسے فتنہ انگیز لوگوں کو کھلا چھوڑنا گویا احمدیوں کو بھیڑیوں اور درندوں کے سپرد کرنا ہے۔

(۲) اس ریزولیوشن کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ملتان۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور۔ جناب چیف سکرٹری صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب اور روزنامہ الفضل کو بھیجی جائیں۔

عطاء اللہ بلیڈر نواں شہر ضلع جالندھر سکرٹری نیشنل لیگ کریام

سری نگر میں ایک احمدی سے جبراً دستخط کرائے گئے

محلہ کندکدل کے چند یوسف شاہی لوگوں نے مجھے ایک شخص کے مکان میں زبردستی محبوس کر کے جبر سے ایک کاغذ پر دستخط کرائے۔ جب مجھے ان لوگوں کے پنجۂ ستم سے رہائی ہوئی۔ تو میں نے اعلان کر دیا۔ اور اب اخبار میں شائع کراتا ہوں۔ کہ میں خدا کے فضل سے پختہ احمدی ہوں اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے جاں نثاروں میں سے ہوں۔ سنا ہے۔ کہ اس جعلی تحریر کو جس پر زبردستی میرے دستخط کرائے گئے۔ مخالفین اخبارات میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ جس سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ میری غربت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک سو روپیہ نقد اور کپڑے مولوی یوسف شاہ صاحب میر واعظ کی طرف سے مجھے پیش کئے گئے۔ اور اس طرح میرے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی گئی مگر میں نے کوئی پروا نہ کی۔ اللہ تعالیٰ مجھے استقامت عطا کرے۔ اور شریروں کے شر سے بچائے۔

خاکسار

غلام قادر ڈار۔ احمدی۔ از سری نگر کشمیر

نمایندگان مجلس مشاورت کو اطلاع

مجلس مشاورت پر احمدیہ جماعتوں کی طرف سے جو نمایندے مجلس مشاورت پر تشریف لائیں۔ ان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ مہربانی فرما کر اپنی اپنی جماعتوں کے جدید عہدیداروں کی فہرستیں ہمراہ لائیں۔ یہ عہدیدار یکم مئی ۱۹۳۵ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء تک تین سال کے لئے ہوں گے۔ جیسا کہ اخبار الفضل مجریہ ۲ اپریل ۱۹۳۵ء میں واضح اعلان کیا جا چکا ہے۔

عہدیداروں کا انتخاب اور فہرستیں ان ہدایات کے ماتحت ہوں جو اعلان میں مذکور ہیں۔ ایام مجلس مشاورت میں دفتر اجلاس کے ختم ہونے کے بعد دو گھنٹہ کے لئے کھلا رہا کرے گا۔ جو کارکن دفتر میں ڈیوٹی پر حاضر ہو۔ فہرستیں اس کو دے دیں۔

ناظر اعلیٰ ۹ اپریل ۱۹۳۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۶ اپریل - مسٹر نیل کنٹھا داس رکن اسمبلی نے حکومت کے اس طرز عمل پر غور و خوض کے لئے التوائے اجلاس کی قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا منشا ہے، حکومت بنگال نے آل انڈیا ٹریڈ یونین کانفرنس کے انعقاد کو ممنوع قرار دے دیا ہے۔

استنبول ۲ مارچ - ترکی پارلیمنٹ نے نئی وزارت میں کاظم بے روز نیپ کو وزیر جنگ مقرر کیا ہے۔ ممدوح ترکی کے قابل جرنیلوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اور ملک میں اس انتخاب کو بنظر استحسان دیکھا جا رہا ہے

نئی دہلی ۷ اپریل - سرکاری اعلان سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حضور ملک معظم نے پچیس سالہ تخت نشینی کی یادگار میں کنگز سلور جوبلی میڈل کے نام سے ایک تمغہ دیا جانا منظور فرمایا ہے تقریباً اسی ہزار تمغے تیار کئے جائیں گے۔ اور ۶ مئی یا اس کے بعد تقسیم کئے جائیں گے۔

ٹیونس اور الجزائر میں بغاوت کا آتش فشاں پہاڑ پھوٹ پڑا ہے۔ ایک ہجوم نے چونگی خانہ اور دفتروں پر حملہ کیا۔ پولیس اور فوج سے تصادم ہونے پر بہت سے ہلاک اور مجروح ہوئے۔ حکومت فرانس اس بغاوت کو فرو کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

لنڈن ۱۰ اپریل - انگلستان میں انکم ٹیکس دہندوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہو گیا ہے برطانیہ کے ریونیو کمشنروں کی سالانہ رپورٹ کی شائع کردہ رپورٹ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انکم ٹیکس گذاروں کی تعداد ...... تک پہنچ گئی ہے۔ ..... پونڈ یا اس سے زیادہ آمدنی والے کل ۸۹ آدمی نکلے ہیں۔

کراچی ۷ اپریل - مختلف مقامات سے شدید ژالہ باری کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ سکھر وغیرہ میں بڑے بڑے اولے چند منٹ تک برستے رہے۔ باغات کے پودوں اور آم کی فصل کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ پرندوں اور چرندوں کے بھی بکثرت مرنے کی اطلاع ملی ہے۔

حکومت فلسطین حیفا میں مدرسہ صنعت بنانے کی تجویز کر رہی ہے۔ جس پر ۲۴ ہزار پانچسو پونڈ خرچ ہونگے۔ اسی طرح ایک شفاخانہ بھی بنانے کی تجویز ہے۔ جس پر پچھتر ہزار پونڈ سے کم خرچ نہ ہونگے۔

طہران (بذریعہ ڈاک) حکومت ایران نے اپنی قلمرو میں بہائی فرقہ کے جملہ مدارس بند کر دیئے ہیں۔ کیونکہ ان میں نظام حکومت اور قوانین رائج الوقت کے خلاف نوجوانوں کی تربیت کی جاتی تھی۔

دہلی ۸ اپریل - اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے کہا۔ کہ حکومت اس الزام کو صحیح نہیں مانتی کہ سلور جوبلی فنڈ کی فراہمی میں اضلاع کے حکام دباؤ سے کام لے رہے ہیں۔ اگر کسی کا طرز عمل ایسا ہوا تو لوکل حکومت اس سے نپٹ لے گی مجسٹریٹوں کے ذریعہ فراہمی چندہ کی ممانعت کا سوال بھی صوبجاتی حکومتوں سے تعلق رکھتا ہے۔

دہلی ۸ اپریل - مسٹر جیمز گرگ نے اسمبلی میں سلور جوبلی کے لئے دو لاکھ کا مطالبہ پیش کیا۔ کانگرس پارٹی کی طرف سے کہا گیا۔ کہ ہم ایسی تقاریب میں شرکت کے خلاف ہیں۔ تاہم مطالبہ بغیر بحث کے منظور ہو گیا۔

دہلی ۷ اپریل - نواب بھوپال مسلم علیگڑھ یونیورسٹی کی چانسلرشپ کے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اس خبر سے یونیورسٹی کے حلقوں میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔

کلکتہ ۸ اپریل - اخبار امرت بازار پتریکا کے ایڈیٹر اور پرنٹر پبلشر کو ہائیکورٹ کے چار ججوں کے بنچ نے تین اور ایک ماہ کی قید کی سزا کا حکم دیا۔ مقدمہ ایک قابل اعتراض مضمون کی اشاعت پر چلایا گیا تھا۔ اس مضمون کو توہین عدالت سے تعبیر کیا گیا تھا۔ چیف جسٹس نے ایڈیٹر کو مخاطب کر کے کہا کہ ججوں کو اپنے فرائض بخوبی معلوم ہیں۔ اور وہ کسی قسم کے خوف و خطر کے بغیر انہیں سرانجام دیں گے۔

کوچین ۸ اپریل - مسٹر شنکھم چیٹی سابق صدر اسمبلی نے آج یہاں پہنچ کر دیوان ریاست کے عہدہ کا چارج لے لیا۔

بمبئی ۷ اپریل - آتش بازی کے ایک کارخانہ میں آتش زدگی کا خوفناک حادثہ رونما ہوا۔ ایک درجن آدمی ہلاک اور نصف درجن مجروح ہو گئے۔ چند آتش گیر مادوں کو باہم ملایا جا رہا تھا۔ کہ آگ لگ گئی۔ جس سے اس قدر دھماکہ ہوا۔ کہ نزدیک کی کئی جھونپڑیاں اور عمارتیں مسمار ہو گئیں۔

لاہور ۹ اپریل - گورنر جنرل نے بھی قرضہ قانون پنجاب پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے اس کے نفاذ کے متعلق گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے عنقریب اعلان کیا جائے گا۔

دہلی ۸ اپریل - سرکاری روپیہ غبن کرنے کے الزام میں سی آئی ڈی بیورو حکومت ہند کے سپرنٹنڈنٹ اور خزانچی کو معطل کر دیا گیا ہے۔

گوجرانوالہ ۷ اپریل - سلور جوبلی فنڈ کے لئے رستم ہند رحیم پہلوان اور امریکن پہلوان ہڈسن کی کشتی ہوئی۔ رحیم نے تین منٹ میں ہڈسن کو چاروں شانے چت گرا دیا۔ پچاس ہزار کا مجمع تھا۔

بمبئی ۸ اپریل - پچھلے دنوں مسٹر جمنا داس مہتہ انٹرنیشنل لیبر کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے جنیوا گئے تھے۔ جہاں پولیس نے انہیں بلا وجہ دق کیا۔ پولیس کے اس رویہ کے خلاف بہت احتجاج کیا گیا۔ اب لیبر آفس کے ڈائرکٹر نے اطلاع دی ہے۔ کہ پولیس نے معافی مانگ لی ہے۔ اور آئندہ اس قسم کے سلوک کا اعادہ نہ ہوگا۔

چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب ۱۲ اپریل کو لاہور میں سر جوزف بھور سے جو اس دن بمبئی پہنچ جائیں گے، بذریعہ تار اپنے عہدہ کا چارج لیں گے۔ اور ۱۴ اپریل کی شام کو روانہ ہو کر ۱۵ کی صبح کو شملہ پہنچ جائیں گے۔

گوالیار ۸ اپریل - گوالیار میں ڈاکوؤں کے ایک مسلح گروہ اور فوج کے درمیان تصادم سے ۶ آدمی مارے گئے۔ اور تین شدید طور پر زخمی ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے عرصہ سے مختلف دیہات کو اپنے جبر و تشدد سے مصیبت میں ڈال رکھا تھا۔ گوالیار کی فوج نے ان کی کمین گاہوں پر حملہ کر کے دو ڈاکوؤں کو ۱۴ عورتوں اور دو بچوں سمیت گرفتار کر لیا ہے۔ لیکن متعدد ڈاکو فرار ہو گئے ہیں

لکھنؤ ۷ اپریل - آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس نے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں ملک معظم سے استدعا کی ہے کہ وہ اپنی جوبلی کی تاریخیں ملتوی کر دیں۔ کیونکہ یہ تاریخیں محرم میں آتی ہیں۔ جو شیعہ صاحبان کے ماتم کے دن ہیں۔

بمبئی ۶ اپریل - پنچ محل کے اضلاع میں خوفناک قحط پڑا ہوا ہے۔ فاقہ کش کسان نرگس کی جڑیں کھا کھا کر بسر اوقات کر رہے ہیں۔

کوئٹہ سے ایک ہفتہ وار اخبار کلمۃ الحق نام سے میر عطا محمد خاں سرغزائی کو شائع کرنے کی اجازت حکومت نے دیدی ہے۔ یہ بلوچستان کا پہلا اخبار ہے۔ اس سے قبل اس صوبہ کو کوئی اخبار نہیں نکلا۔

جدہ ۸ اپریل - حکومت مصر نے مساکین حجاز میں تقسیم کرنے کے لئے بیس ہزار اردب گندم بذریعہ جہاز بھجوائی ہے۔ حکومت حجاز نے اس کو محصول چنگی اور تحریک سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔

برلن ۶ اپریل - ہر ہٹلر پریذیڈنٹ جرمنی کے اس اعلان کیا ہے۔ کہ تمام جرمن آریہ نسل سے ہیں کئی لوگوں نے گرجا گھروں میں اکٹھے ہو کر اس اعلان کی مخالفت کرنے کا حلف لیا ہے۔ آٹھ ہزار گرجا گھروں کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے۔ کہ جرمن لوگ عیسائی ہیں ان کا آریہ نسل سے کوئی تعلق نہیں۔ اس مخالفت کی وجہ سے بہت سے پادری گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

مدراس ۶ اپریل - مسٹر اے۔ ڈی ٹھکر سکرٹری آل انڈیا ہریجن بورڈ نے جنوبی ہند میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوؤں کے رویہ کی وجہ سے دو لاکھوں ہریجنوں کا گاؤں تمام کا تمام عیسائی ہو گیا ہے۔ اور انہوں نے ایک ہندو مندر چار سو روپیہ میں فروخت کر دیا ہے۔

دہلی ۸ اپریل - کپورتھلہ کسان سبھا کے سیاہ پوش والنٹیروں نے چاندنی چوک گھنٹہ گھر اور کوتوالی کے سامنے مظاہرہ کیا۔ اور ایک پبلک جلسہ کر کے حکومت سے اپیل کی۔ کہ وہ ریاست کے کسانوں کی شکایات دور کرے اور انہیں مطلوبہ ریلیف دلانے کا جلد از جلد انتظام کرائے۔

لنڈن ۷ اپریل - اخبار مارننگ پوسٹ کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ بہت سے نازیوں نے ہر ہٹلر کی کتاب "میری جدوجہد" کو بائیبل کا درجہ دے دیا ہے۔ ایسے لوگوں کی تعداد ۱۰ لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ اس نئے مذہب کا مقابلہ کرنے کے لئے متحد ہو گئے ہیں

گورداسپور ۸ اپریل - سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ میں بحث کے لئے ۹ اپریل کی تاریخ مقرر ہوئی۔ مولوی محمد علی صاحب امیر اہل پیغام کی شہادت ۱۰ اپریل کو ڈلہوزی میں ہو چکی ہے۔

بغداد ۸ اپریل - سیلاب آنے کی وجہ سے سینکڑوں دیہات تباہ اور متعدد آدمی ہلاک ہوگئے ہیں۔ نقصان کا اندازہ پچاس لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی